بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَلحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أجمَعِين، وَبَعْدُ:

108: سورۃ الکوثر کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی مختصر تفسیر بیان کر رہے ہیں اور آج کی نشست میں سورۃ الکوثر کی مختصر تفسیر، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾﴾ (الکوثر: 1-3)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ﴾ (بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا)۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ﴾ (پس اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی دیں)۔

﴿اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ﴾ (بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہی نامراد ہے)۔

سورۃ الکوثر قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورۃ ہے، تین آیتیں ہیں اِن تین آیتوں میں بڑے عظیم پیغامات ہیں جن کو یاد کرنا بھی بہت آسان ہے اور عمل کرنا بھی آسان ہے۔

(ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فہم عطا فرمائے اور جو ہم کہہ رہے ہیں جو ہم پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُس پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے)۔

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ﴾: بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا؛ اور صیغۂ الجمع سے اس آیت کی ابتداء ہوئی ہے اور جب صیغۂ الجمع سے کسی چیز کا ذکر ہو تو یہ یاد رکھیں کہ کوئی عظیم چیز بیان ہو رہی ہے کیونکہ صیغۂ الجمع سے عظمت کا پیغام ملتا ہے۔

﴿اَعۡطَیۡنٰکَ﴾: ہم نے عطا کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

اللہ تعالیٰ کی عطا اللہ تعالیٰ کی دین اپنے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، احسانات اَن گنت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جو سب سے پیارے بندے ہیں جو اُن پر انعامات ہوتے ہیں وہ سب سے زیادہ ہوتے ہیں، اور سب سے زیادہ اِن انعامات کے حقدار ہیں اللہ تعالیٰ کے

انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام اور اِن میں سے جو ہیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی طور پر بعض چیزیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِن میں سے الکوثر بھی ہے۔

الکوثر کا معنی لغت کے اعتبار سے "الخیر الکثیر" خیر کثیر اس سے مراد ہے؛ جب ہم خیر کثیر کی بات کرتے ہیں یعنی جو بھی خیر آپ کے ذہن میں آسکتا ہے وہ اس خیر کثیر میں شامل ہے۔

اور الکوثر جیسا کہ حدیث میں آیا ہے جنت میں ایک دریا کا نام بھی ہے جس کو الکوثر کہا جاتا ہے یہ بھی خیر کثیر میں سے ہی ہے خصوصی طور پر، اور یہ کوثر جو ہے یہ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے؛ اور اس کوثر کا جو دریا ہے اس کے دو پرنالے جو ہیں وہ حوض کوثر میں آکر بہتے ہیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے۔

الکوثر خیر کثیر ہے، الکوثر جنت کے دریاؤں یا نہروں میں سے ایک دریا یا نہر کا نام ہے، اور حوض کوثر کو حوض کوثر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اسی دریا کا پانی جو جنت میں ہے وہ اس حوض کوثر میں موجود ہے۔

اس کا جو پانی ہے حوض کوثر کا بعض احادیث میں بڑا پیارا ذکر آیا ہے: (۱) اس پانی کا رنگ دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ (۲) خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ (۳) اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ یہ اوصاف ہیں پانی کے۔

جو ہم پیتے ہیں پانی اس کے کیا اوصاف ہیں؟ (۱) رنگ اس کا بے رنگ ہے۔ (۲) ٹیسٹ ہے؟ بے ذائقہ ہے۔ (۳) خوشبو کوئی ہے؟ کوئی خوشبو نہیں۔

اگر دنیا کے پانی میں کوئی اِن میں سے چیز مل جائے اس میں تبدیلی آجائے اس کے رنگ میں ذائقے میں تو پانی نہیں رہ جاتا پھر وہ وہ مشروب ہو جاتا ہے، اس کا ٹیسٹ بدل جائے تو وہ مشروب ہو جاتا ہے پانی کا رنگ اگر بدل جائے تو پانی نہیں رہتا وہ؛ لیکن جو جنت کا معاملہ ہے وہ کچھ اور ہے پانی پانی ہی ہے لیکن دنیا کے پانی جیسا نہیں ہے صرف نام کی مشابہت ہے بس، نہ اس کا ذائقہ نہ اس کا رنگ اور نہ ہی اس کی خوشبو دنیا کے پانی سے کوئی تعلق رکھتی ہے؛ اور حوض کوثر یا کوثر کا دریا جو ہے جو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے اس کی تو بات ہی کچھ اور ہے!

اگر پانی کا رنگ دودھ جیسا سفید ہو جائے تو دودھ ہو جاتا ہے تو پانی تو نہیں ہوتا، اگر ذائقہ میٹھا ہو جائے شہد کی طرح یا شہد سے بہتر تو وہ پانی نہیں رہتا، خوشبو مشک کی ہو جائے یا اس سے بہتر ہو جائے تو وہ پانی نہیں رہتا؛ یعنی صحیح حدیث میں آیا ہے یہ ہے پانی ہی لیکن رنگ دودھ سے زیادہ سفید ہے دودھ دیکھا؟ دودھ کی پہچان اس کی سفیدی ہے ذائقہ تو بعد میں ہم چکھتے ہیں نا اس کا، دیکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ دودھ ہے ایسا ہے نا؟

تو دودھ سے زیادہ سفید کیا مشروب ہو سکتا ہے؟(سبحان اللہ)؛دنیامیں تو ہم دودھ ہی جانتے ہیں نااور کیا جانتے ہیں ہم؟!
شہد کو ہم چکھتے ہیں سب سے اچھا ٹیسٹ جو ہوتا ہے کیونکہ شہد کی بھی قسمیں ہیں بہت مہنگے والا بھی ہے کوئی سستے والا بھی ہے کوئی درمیانے والا بھی ہے کوئی ملاوٹ والا بھی ہے، کچھ خالص ہے کچھ بہت ہی زیادہ خالص ہے لیکن ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہے شہد یہ اُس کی پہچان اس کی مٹھاس ہے؛اچھا شہد سے زیادہ میٹھا؟!(سبحان اللہ)۔
خوشبو مشک کی خوشبو ہے؛اب کئی مشروب ئیں،آپ نعناع(Mint) کو دیکھ لیں آپ زعفران کو دیکھ لیں وہ ایسی چیزیں ہیں جو خوشبو کے لیے استعمال کی جاتی ہیں اور مشروب میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔
عام طور پر مشک جو ہے ہم جسم پر لگاتے ہیں کپڑوں پر لگاتے ہیں خوشبو کے لیے پانی میں تصور نہیں ہوتا لیکن جنت کے پانی کی بات ہی کچھ اور ہے! یعنی آپ صرف قریب کرتے ہیں یا دور سے خوشبو پہلے پہنچتی ہے؛یعنی رنگ سب سے پہلے دور سے نظر آتا ہے ،پھر خوشبو،اور پھر اس کا ذائقہ جب ہم اس کو چکھتے ہیں یہ طریقہ ہوتا ہے۔
اِس سے بڑھ کر دیکھیں آپ کہ جو اس کے برتن ہیں خاص برتن ہیں آسمان کے تاروں کی طرح۔
آسمان کے چمکتے ہوئے تارے جب تاروں کی بات کرتے ہیں تو دو چیزیں سامنے آتی ہیں ایک تو تاروں کی چمک ان کی پہچان ہے اور دوسرا اُن کی کثرت تعداد!آسمان پر رات کو آپ جب نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہر طرف کیا نظر آتا ہے؟ایک کھلا آسمان ہے کالا سیاہ اور چمکتے ہوئے تارے نظر آتے ہیں جو زینت بن جاتے ہیں اس آسمان کی،ورنہ اگر صرف کالا آسمان ہو تو بھیانک ہے ناخوفناک ہے نا کالا رنگ! عجب دیکھیں آپ اس کالے آسمان کو خوبصورت بنادیتے ہیں آسمان کے تارے!اور حوض کوثر میں جو برتن ہیں وہ اسے مزید خوبصورت بنادیتے ہیں یہ چمکتے ہوئے برتن!
اس پانی سے حوض کوثر سے ایک خصوصی بات یہ ہے کہ صرف وہ پہنچے گا جو دنیا میں سنت پر قائم رہے گا،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:"اصْبِرُوا حتَّى تَلْقَوْنِي علَى الحَوْضِ"(صبر کرتے رہو،حکمران کے ظلم اور ستم پر صبر کرتے رہو)؛کب تک صبر کریں؟"حتَّى تَلْقَوْنِي علَى الحَوْضِ"(جب تک کہ میری ملاقات حوض کوثر پر نہیں ہوتی)۔
دو بڑے پیغام ہیں:
1-پہلا پیغام"اصْبِرُوا"(صبر کرو):حکمران آئیں گے حکومتیں آئیں گی،ظلم ہوگا ستم ہوگا جبر ہوگا،کوڑے برسائے جائیں گے مال چھینا جائے گا کرپشن ہوگی مہنگائی ہوگی،وغیرہ وغیرہ؛"اصْبِرُوا"(صبر کرو):دنیا میں آزمائش ہی آزمائش ہے ہم دنیا میں

آزمائش ہی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، مصیبتوں پر صبر کیا جاتا ہے بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا کیونکہ بے صبری ہلاکت کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے"اصْبِرُوا"۔

2-دوسرا بڑا پیغام کیا ہے؟ جو صبر کرے گا وہ حوض کوثر پر پہنچے گا اور اس خوبصورت اور عظیم صفات والے پانی کا ذکر جو کیا گیا ہے وہ اس پانی سے پیئے گا بھی؛ اور اس سے بڑی بات کیا ہے؟"حتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ": ملاقات ہوگی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، واللہ بہت بڑا شرف ہے یہ!"تَلْقَوْنِي"پہلے ہے"عَلَى الحَوْضِ"بعد میں ہے۔

شدید پیاس کی حالت ہوگی اُس دن! پچاس ہزار سال کا دن ہے ابھی حساب شروع نہیں ہوا لوگ تڑپ اٹھیں گے! کوئی سایہ نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا اور بعض چند ایسے اعمال ہیں جن کے کچھ چھوٹے چھوٹے سائے ہوں گے جیسا کہ صدقات کا سایہ ہے، سورۃ البقرۃ اور آل عمران کا حدیث میں آیا ہے کہ وہ بھی سایہ ہے، تو چند چیزیں ہیں لیکن عمومی طور پر کوئی سایہ نہیں ہوگا لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔ جب پسینے کا ذکر، سورج ایک میل کے فاصلے پر، شدید گرمی کا ذکر کیا جا رہا ہے تو سب سے پہلے کیا ذہن میں آتا ہے کیا ہوگا؟ پیاس کی شدت ہوگی صرف پیاس نہیں ہوگی! اور جب پیاس کی شدت کا ذکر تے ہیں تو سب سے پہلے کیا ذہن میں آتا ہے کیا ہونا چاہیے؟ پانی۔ کہاں ہوگا کوئی پانی نہیں ہوگا! صرف ایک ہی جگہ پر ہوگا بس اور وہاں پر خاص فرشتے مقرر ہیں جو لوگوں کو روکنے کے لیے مقرر ہیں کہ ہر بندہ نہیں جا سکتا وہاں پر، صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں:

(۱) جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں۔

(۲) جو متبع سنت ہیں۔

اگر اتباع سنت نہیں ہے تو حوض کوثر سے محرومی ہے، اور اِس سے بڑھ کر محرومی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار بھی نہیں ہوگا ملاقات نہیں ہوگی یہاں تک کہ (صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے) فرشتے روکیں گے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ میرا امتی ہے؛ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نہیں جانتے کہ اس شخص نے آپ کے بعد کیا کیا تبدیلی پیدا کی ہے دین میں (بدعتی ہے)۔

دین میں تبدیلی کا نام کیا ہے؟ بدعت ہے۔

دین میں نئی چیز ایجاد کرنا بغیر دلیل کے اس کو کیا کہا جاتا ہے؟

بدعتی نے دنیا میں کیا کیا؟ کیا شہوات میں ڈوبا ہوا تھا؟ کیا نماز نہیں پڑھتا تھا؟ کیا قرآن کی تلاوت نہیں کرتا تھا؟ کیا اللہ کا ذکر نہیں کرتا تھا؟ کیا شرابی تھا کبابی تھا؟ زانی تھا؟ کیا تھا؟!

بدعتی شبہات میں ڈوبا ہوتا ہے شہوات میں ڈوبا نہیں ہوتا، بدعتی عبادت گزار ہوتا ہے زندگی ساری عبادت کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے مگر اپنے طریقے سے اپنے انداز سے اور اپنے بنائے ہوئے دین سے، یا وہ خود گھڑتا ہے یا گھڑے ہوئے دین پر جو کوئی اور اسے گھڑ کر دیتا ہے نیا ایجاد کر کے دیتا ہے اس پر عمل کر رہا ہوتا ہے اور اسے حق سمجھ بیٹھتا ہے۔

اسے بتایا جاتا ہے کہ بدعت ہے بغیر دلیل کے کوئی عمل نہ کرو سنتا نہیں ہے کہتا ہے "نہیں میرے امام نے کہہ دیا ہے میرے پیر نے کہہ دیا ہے میرا مسلک یہی ہے" (سبحان اللہ)؛ دلائل کی روشنی میں مسائل کھول کھول کر بیان کر دیئے جاتے ہیں کہتا ہے "نہیں ہمارا تو یہ مسئلہ نہیں ہے یہ تو تمہارا مسئلہ ہے تم وہابی ہو تم جانو، تم گستاخ اولیاء ہو تم اولیاء کی قدر نہیں جانتے ہو"۔

ولی کون ہے ؟ جو دین میں نئی چیز ایجاد کرے ان کے نزدیک وہ ولی ہوتا ہے جو مادر زاد والی ہوتا ہے، جو اپنی مرضی سے کوئی ذکر پیش کر دیتا ہے کوئی درود تاج ہے کوئی درود تنجینہ ہے، کوئی درود فاتح ہے (وغیرہ وغیرہ)، عمل کرو ذکر وہ ہے جو تمہیں پیر دیتا ہے وہ نہیں جو کتاب اور سنت میں ہے!

دنیا گزرتی گئی زندگی گزرتی گئی موت آگئی اچانک چلے گئے اس دنیا سے مرتے وقت مرنے کے بعد اب کوئی بھی عمل نہیں بات ختم! اب حساب کا وقت شروع ہو جاتا ہے قبر سے ہی سوال شروع ہو جاتے ہیں۔

دوسرا صور پھونکا گیا دوبارہ زندہ ہو گئے میدان محشر میں کھڑے ہیں اہل سنت اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات بھی کر رہے ہیں اور حوض کوثر سے اس شدید پیاس کی حالت میں پانی بھی پی رہے ہیں۔ یہ عظیم وصف والا پانی جس کے میں نے چند چیزیں ذکر کی ہیں جو جیسا صحیح حدیث میں ثابت ہیں؛ صرف پانی نہیں ملے گا حوض کوثر سے پانی ملے گا دیکھا ہے شرف اہل سنت کا اور سنت کی اہمیت دیکھی ہے ؟! وہاں پر ایک بوند پانی کو لوگ ترسیں گے اور یہ جنت کے پانی سے حوض کوثر سے پی رہا ہو گا یہ سنتی جو ہیں۔

مالدار کہاں گے دنیا کے بادشاہ کہاں گئے ؟ اگر اہل سنت میں سے نہیں ہیں تو اس خیر سے محروم اور ہر خیر سے محروم ہیں!

تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ سنیں گے کہ اس بندے نے میرے دین میں تبدیلی کی ہے میری وفات کے بعد کیا فرمائیں گے ؟ "سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي" (دور ہو جائے دور ہو جائے جس نے میرے دین میں میرے بعد دین کے اندر تبدیلی پیدا کی ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یعنی کتنا مشکل ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے امتی بہت پیارے ہیں یہاں تک کہ ہر نبی نے جو الدعوة المستجابة ہے دنیا میں ہر نبی

نے اپنی دعا کرلی، ایک دعا ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی ردّ نہیں فرماتا ہر نبی کے لیے خصوصی طور پر انعام ہے اللہ تعالیٰ کا اور ہر نبی نے مانگ لی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنی مشکلات کا سامنا ہوا اپنی نرینہ اولاد ساری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے دنیا سے رخصت ہوگئی، پیاری بیٹیوں میں سے سوائے سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب وفات پا گئیں، شدید تکلیف شدید بھوک، بہت مشکل حالات تھے، جنگیں تھیں طائف کا سفر آپ کے سامنے ہے جنگ اُحد آپ کے سامنے ہے بہت مشکلات کا سامنا تھا لیکن ایک دعا جو تھی وہ الدعوة المستجابة تھی یقیناً وہ سنبھال کر رکھی کس کے لیے سنبھال کے رکھی ہے؟(سبحان اللہ) ہمارے لیے اپنی امت کے لیے، کتنی واللہ شرف کی بات ہے یہ!

اور ہمارے لیے کتنی شرمندگی کی بات ہے کہ ہم امتی ہو کر بھی امتی ہونے کا حق ادا نہیں کر پا رہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا جو ہمارے لیے مشکل ہو گیا ہے دین پر عمل کرنا مشکل ہو گیا ہے!

آپ ذرا سوچیں اگر جہاد کا حکم ہو جاتا تلوار اٹھانے کا حکم ہو جاتا ہم کیا کرتے؟! اس سے جو کم آزمائش ہے فرض نماز باجماعت ہم نے پڑھنی ہے اس میں دیکھیں ہم کتنے پیچھے ہوتے ہیں اور کتنی نمازیں ہم سے چھوٹ جاتی ہیں بعض اوقات؛ اُس زمانے میں دیکھیں صحابہ نے کیا زندگی گزاری تھی!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے سب سے پیارا چاچا سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا جاتا ہے جنگ اُحد میں کچھ نہیں کیا، اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟ ﴿لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ﴾(آل عمران:128)۔

بددعا فرماتے رہے مشرکین پر، پورا ایک مہینہ بددعا فرماتے رہے: ﴿لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ﴾، اور عجب بات دیکھیں جو بھی جنگ اُحد میں مشرکین تھے سردار تھے اس جنگ میں جنہوں نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور صحابہ کو وہ سب مسلمان ہو گئے (سبحان اللہ)۔

اللہ کی حکمت ہے اُحکم الحاکمین ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لیے اپنی مخصوص دعا ''شفاعةً لأُمتِي'' شفاعت کے لیے اپنی امت کے لیے اس دعا کو سنبھال کر رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو روک دیا جائے گا جو سنت پر نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے، کتنی بڑی بدبختی ہے واللہ! اور آنکھوں کے سامنے حسرت اور ندامت دیکھیں کچھ لوگ جا رہے ہوں گے اور فرشتے ان کو نہیں روکیں گے۔

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات اور حوض کوثر سے پانی پینا اور یہ میدان محشر میں یعنی جو لوگ اللہ تعالی کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے وہ تو سب سے پہلی خوشخبری ان لوگوں کے لیے ہے؛ ورنہ جن کے لیے کوئی سایہ نہیں ہوگا وہ مخصوص لوگ نہیں ہوں گے ان کے لیے سب سے پہلی خوشخبری کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات اور حوض کوثر سے پانی پینا۔

(اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے کبھی محروم نہ فرمائے واللہ یہ بہت بڑی نعمت ہے! اور اس دنیا میں ہمیں اللہ تعالیٰ ہمیں سنت سے محروم نہ فرمائے، اسی توحید اور سنت پر ہمارا جینا ہو اور اسی پر ہمارا مرنا ہو)۔

﴿إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ﴾: خیر عظیم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے خیر کثیر عطا فرمایا ہے۔

اور ہماری زندگی میں دیکھیں کتنا خیر ہے! دنیا کی خیر جو ہے خیرات جو ہے وہ الگ ہے، تھوڑا ہے زیادہ ہے جتنا بھی ہے وہ تو ہمیں چھوڑ کر جانا ہے، دنیا کے احسانات اور انعامات جو ہیں ان کے علاوہ ایک سلفی ہونے کے ناطے ہمارے اوپر کتنے انعامات اور احسانات ہیں: دیکھیں مسلمان ہیں الحمد للہ، موحد ہیں، متبع سنت ہیں اور منہج السلف پر بھی ہیں: اللہ تعالیٰ سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے یہ خیر کثیر ہے، واللہ اگر دیکھیں یہ خیر کثیر ہے!

اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو خیر کثیر سے نوازے تو کیا کرنا چاہیے؟ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ﴾: یہ حکم کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے سب سے پہلے، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیوں کے لیے ہے بعد میں، ہم سب اس میں شامل ہیں۔

جب بھی کوئی خیر کثیر ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے انعامات اور احسانات پر اور شکر کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ عمل سے۔

سب سے بڑا عمل کیا ہے جس کی اساس کیا ہے؟ توحید ہے۔

اور دو بڑی مثالیں ہیں نماز ہے اور نحر ہے (قربانی ہے) دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ساتھ جوڑ دیا ہے دو بڑے پیغام ہیں یہاں پر بھی کہ نماز عبادت ہے اُسی طریقے سے قربانی بھی عبادت ہے اور عبادات کا حق صرف اور صرف ﴿لِرَبِّكَ﴾ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ جب عبادت کہا یعنی یہ ثابت ہے شرعاً اپنی طرف سے کوئی ایجاد کرے گا تو بدعت ہے، ثابت ہے شرعاً عبادت اب توحید کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے؛ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ﴾ (پس اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی دو)۔

بعض لوگ کہتے ہیں نماز تو عبادت ہے سمجھ میں آتی ہے اور صرف اللہ ہی کے لیے پڑھتے ہیں ہم نماز قربانی تو اللہ کے لیے بھی کرتے ہیں اور بزرگوں پیروں کے لیے بھی کرتے ہیں کیا فرق پڑتا ہے؟!

کیسے فرق نہیں پڑتا؟! اور آپ کون ہیں دونوں کو جدا کرنے والے جب ربّ نے دونوں کو جوڑ دیا ہے ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾؟!
نماز بھی عبادت ہے قربانی بھی عبادت ہے اور تا قیامت عبادت رہیں گی کون ان دونوں کو جدا کر سکتا ہے کہ یہ تو عبادت ہے صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس لیے ہم نماز صرف اللہ کے لیے پڑتے ہیں لیکن قربانی میں چلے گا نذر و نیاز میں اور دیگر معاملات میں چلے گا؟!

نہیں چلے گا! توحید ہے صرف ایک ہی راستہ ہے بس عبادت ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے عبادت صرف نہیں کی جاتی، جو بھی عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے صرف کرے گا اس عمل کو شرک کہتے ہیں اور یہ سب سے بڑی نا شکری ہے! سب سے بڑی ناشکری جو ہے وہ شرک ہے۔

شرک کا مفہوم کیا ہے؟ غیر اللہ کی عبادت کرنا یہ شرک ہے، غیر اللہ میں سب شامل ہیں چاہے پتھر ہو درخت ہو، درند ہو پرند ہو، جن ہو اِنس ہو، ولی ہو نبی ہو فرشتہ ہو کوئی بھی ہو؛ یہ سب غیر اللہ ہیں کہ نہیں؟ سب غیر اللہ ہیں۔

کوئی بھی عبادت چھوٹی ہو یا بڑی ہو، قولی ہو یا فعلی ہو یا دلی عبادت ہو جب عبادت ثابت ہو گئی اب صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اس پر عمل کرنا ہے اور صرف اللہ ہی کے لیے اس عبادت کو بجالانا ہے بس: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾۔

توحید سب سے بڑا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، شکر کرنا ہے ناہم نے: ﴿اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ (سبأ:13)؛ عمل سے کرنا ہے توحید سب سے بڑا عمل ہے جس کے بغیر کوئی عمل ثابت ہو ہی نہیں سکتا۔

اور ہر عمل نیک عمل اور صالح عمل کی جو سب سے پہلی شرط ہے اور اساس ہے وہ کیا ہے؟ توحید ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾: خیر کثیر ہے؛ خصوصی طور پر جو اتباع سنت ہے اور اس کا جو ہم نے شکر ادا کرنا ہے کیسے کرنا ہے؟ توحید سے کرنا ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾۔

اور ان دو عبادات کو خصوصی طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ دو بڑی عبادات ہیں ورنہ اس سے عام مفہوم میں ہر عبادت شامل ہے۔

نتیجہ کیا ہے؟ نعمتیں ہیں، نعمتوں کا شکر بھی ادا کر دیا جیسا کہ شکر کرنے کا حق ہے جس کی اساس توحید ہے نتیجہ بڑا پیارا نتیجہ ہے:

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾: آپ سے بغض کرنے والے ہی نامراد ہیں اور ہر خیر سے کٹے ہوئے محروم ہیں!

خیر کثیر سے بات شروع ہوئی اور ہر خیر سے محرومی کی بات پر اس چھوٹی سی سورۃ کا خاتمہ ہوا۔

خیر کثیر ہے، شکر ہے، توحید ہے، جو بھی دشمن ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والوں کے، اُن سے بغض کرنے والے نفرت کرنے والے لوگ ہوں گے ہر

زمانے میں ہوں گے اور طرح طرح کے اپنی دشمنی کا اظہار کریں گے اپنی زبان سے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہر طریقے سے جھوٹ پراپیگنڈے سے، ہاتھ بھی اٹھے گا تلوار بھی اٹھے گی بڑی کوشش کی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی زہر دیا گیا جلا وطن کیا گیا، مارا پیٹا گیا، جسمانی ٹارچر کے علاوہ نفسیاتی مار بھی دی گئی کہ جادو گر ہیں، کاہن ہیں شاعر ہیں وغیرہ وغیرہ، کوئی طریقہ نہیں چھوڑا تکلیف دینے کا!

وقت گزرتا گیا نتیجہ کیا نکلا ابو جہل کہاں ابو لہب کہاں ؟! وہ بڑے بڑے سردار جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دیا کرتے تھے: ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾۔

آج ہم ذکر کرتے ہیں ابو لہب کا کیا ذکر کرتے ہیں؟

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ①﴾ (ہلاک ہو گیا ابو لہب جہنم رسید ہو گیا) (المسد:1)۔

کون ہے؟ خون کا رشتہ ہے سگا چاچا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیکن جب ذکر ہوتا ہے ﴿هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ جو جہنم رسید ہو چکا ہے وہ ہر خیر سے محروم ہو چکا ہے اس سے بڑا اُبتر کوئی ہے ہی نہیں!

اور پھر مذاق بھی اڑایا نا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اولاد کی جب وفات ہوئی اور نرینہ اولاد کیونکہ اس زمانے میں لڑکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی تھی لڑکے کی بڑی اہمیت تھی کہ نام اور نسب باقی رہتا ہے بیٹے سے، ایک بیٹا وفات ہوا دوسرا جب وفات ہوا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نرینہ اولادیں ہیں تو یہ کہا جاتا کہ دیکھو یہ اللہ کا نبی ہوتا تو اس کا نام باقی رہتا یہ تو دعوے کرتا رہتا ہے۔

دیکھیں عوام الناس جو جاہل ہیں اکثر ویسے ہی جاہل لوگ تھے اس زمانے میں تو پراپیگنڈے بڑے اثر کرتے ہیں عوام الناس میں، تو یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اللہ کا نبی ہوتا تو نام تو باقی رہتا نا اس کا، بیٹے تو مر رہے ہیں اس کے بیٹے کے لیے کچھ نہیں کر پایا تمہارے لیے کیا کرے گا؟! جب آخری بیٹا بھی وفات پا گیا تو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے (نعوذ باللہ)؟ اُبتر ہے یعنی اس کا نام مٹ جائے گا باقی نہیں رہے گا، ہم حسب نسب والے ہیں نام تو ہمارے باقی رہیں گے۔

کمپیرژن (Comparison) دیکھا ہے اپنا موازنہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہماری کتنی اولادیں ہیں اور ہمارا نام رہے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو نام ہے نام ہی مٹ جائے گا!

بیٹیاں ہیں بیٹیوں کی اولاد آئے گی تو اپنے باپ کی طرف نسبت ہو گی نا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام تو باقی رہے گا نہیں یہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔

اچھا یہ آیت نازل ہوئی مشرکین نے بھی سنا﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾:

ابو لہب کی زندگی میں ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ①﴾ یہ بھی آیت نازل ہوئی یہ سورۃ بھی نازل ہوئی لیکن اس آیت کو جھٹلانے کی توفیق کسی کو ہوئی؟ اگر کلمہ پڑھ لیتا جھوٹا کلمہ ابو لہب پڑھ لیتا تو پھر قرآن مجید کی اس آیت کی تکذیب ہو جاتی کہ نہیں کہ محمد تُو تو کہتا ہے وہ جہنمی ہے ابو لہب دیکھو یہ تو کلمہ پڑھ چکا ہے! یعنی ہم کہتے ہیں نا بڑا آسان ہے کہاں آسان ہے؟! کس نے کہا کہ ہمارے دل ہمارے بس میں ہیں؟! سب سے بڑی دلیل ہے کہ ہمارے دل ہمارے بس میں نہیں ہیں اس لیے حدیث میں کیا آیا ہے؟ کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے جب چاہے پھیر دے؛ اس لیے کبھی نہ کہنا کہ ہدایت اس کو ہو ہی نہیں سکتی، یہ تو ایسا بد بخت ہو چکا ہے اس کو تو ہدایت ہو ہی نہیں سکتی، یہ کبھی نہ کہنا کہ اس جیسا بندہ کوئی نہیں ہے یہ بگڑ کبھی نہیں سکتا۔

جو خیر پر ہے اسے ہمیشہ ڈر کا غلبہ تھوڑا ہونا چاہیے اور ثابت قدمی کی دعا ہمیشہ کرنی چاہیے اور جس کو شر میں دیکھو اس کے لیے ہمیشہ امید رکھو یہ کبھی نہ کہو کہ اس کی مَت ہی ماری گئی ہے اب کوئی خیر باقی نہیں رہا۔

کبھی ہوتا ہے نا بگڑے ہوئے بیٹے بچے ہوتے ہیں اکثر مائیں کیا کہتی ہیں؟ او تیری تو مت ہی ماری گئی ہے تُو تو کبھی سدھرے گا ہی نہیں اور پھر بد دعائیں بھی دیتی ہیں اُلٹا (سبحان اللہ)۔ تمہارا کام ہے ہدایت دینا کیا؟! اگر تمہارا کام ہے (سبحان اللہ) اگر اللہ تعالیٰ ہدایت ہمارے ذمے لگا دیتا شاید کوئی ہدایت یافتہ ہوتا ہی نہیں کیونکہ ہم بدلہ لیتے ہیں نا! والدین غصے میں آکر کیا کچھ نہیں کرتے تو ہدایت تو گئی نا! یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے واللہ کہ ہدایت اسی ربّ کے ہاتھ میں ہے بس۔

الغرض؛﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾: یہ قاعدہ ہے یہ نتیجہ ہے؛ اِس سے پہلے کیا ہے؟ خیر کثیر ہے، توحید ہے، اتباع سنت ہے نتیجہ کیا ہے؟ جو بھی آپ کا دشمن ہے جیسا کہ انبیاء کے دشمن تھے نتیجہ آپ کے سامنے ہے ہلاک ہوئے سارے کہ نہیں؟ سب ہلاک ہوئے! دنیا میں غلبہ تھا طاقت تھی گھمنڈ تھا، تکبر تھا اقتدار تھا سب کچھ ان کے پاس تھا نبی کے پاس کیا تھا تعداد لوگوں کی کتنی تھی؟ چھوٹا سا گروہ تھا۔ دنیا کے وسائل کتنے تھے؟ کچھ نہیں۔ مسائل؟ بہت زیادہ۔ کامیاب کون ہوا؟ ہم کوئی قصے کہانیاں نہیں پڑھ رہے یہ حقیقت ہے! قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور جو کچھ اس میں ہے واللہ ایک ایک حرف حق ہے، انبیاء کامیاب ہوئے سب سے بڑے دشمن ناکام ہوئے!

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾: یہ قاعدہ ہے، انبیاء کی کامیابی انبیاء کے متبعین کی کامیابی کیا تھی؟ کیا صرف اسلحے کی طاقت تھی زور تھا ان کے پاس کیا تھا ان کے پاس؟ بس توحید تھی، اتباع سنت تھی، ربّ کی فرمانبرداری تھی وہ اپنے ربّ کو راضی کرنا جانتے تھے زندگی کا ایک طریقہ جان چکے تھے اور اس طریقے کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے یہ ان کے پاس تھا۔

آج واللہ ہمارے پاس یہ طاقت آجائے ہم دنیا بدل دیں! واللہ یہ ٹیکنالوجی یہ طاقت کچھ کام نہیں آئے گی کیونکہ یہ طاقتیں ہر دور میں رہی ہیں فرق صرف اس کی نوعیت کا ہے، اُس زمانے میں کام نہیں آئی دشمنوں پر طاقت تو آج کیا آئے گی؟! ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾۔

جب یہ چھوٹی سورۃ پڑھیں ناتو یہ تین چیزیں ہمیشہ ذہن میں رکھیں، آخر میں مختصر کی مختصر ترین تفسیر:

(۱) ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ①﴾: ہم خیر کثیر میں سراپا ڈوبے ہوئے ہیں اپنی حالت کو دیکھیں دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں آسائشیں دی ہیں اور جو دین کا راستہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آسان فرمایا ہے اس وقت اس پاک جگہ پر اس پیاری چھت کے نیچے یہاں پر بیٹھ کر جمع ہونا عام بات نہیں ہے واللہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے!

یہ بھی اس خیر کثیر میں شامل ہے طلب علم اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسان کر دیتا ہے یہ خیر کبھی نہ بھولیں: ﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ①﴾ اسی خیر کثیر میں سے ہے۔

اتباع سنت واللہ بہت بڑا کرم ہے اللہ تعالیٰ کا بہت خیر کثیر میں سے ہے!

اور منہج السلف پر قائم رہنا بہت سارے مخالفین کے باوجود بھی خیر کثیر میں سے ہے۔

(۲) ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾: ﴿فَصَلِّ﴾ کو کبھی نہ بھولیں، آپ کو مسجد کی پہلی صف میں ہونا چاہیے۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾: توحید آپ کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیے، جو بھی عمل کرنا ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے اور طریقہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہیے، توحید اور اتباع سنت آپ کی پہچان ہونی چاہیے۔

(۳) نتیجہ کیا نکلے گا؟ ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾: نتیجہ ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے ہمارے بس میں نہیں ہے لیکن اللہ کا شکر کرنا وہ ہمارے بس میں ہے کہ نہیں؟ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کوشش تو ہم نے کرنی ہے، کوئی چیز مفت نہیں ملتی یاد رکھیں محنت کی ضرورت ہے علم کے لیے عمل کے لیے، تقویٰ کے لیے اپنے اخلاق کو اچھا کرنے کے لیے اپنی اچھی تربیت کے لیے محنت کی ضرورت ہے وقت کی ضرورت ہے، اگر ہم ایک قدم بڑھائیں گے واللہ دس اگلے قدم آسان ہو جائیں گے، ایک قدم ہم نے بڑھانا ہے دس قدم اس رب کی توفیق سے اور آسان ہو جائیں گے اور یہ قدم بڑھانے کے لیے بھی ربّ سے دعا کرنی ہے۔

یہ کبھی نہ سمجھنا کہ ہمارا اس میں کوئی کمال ہے یا ہم نے کچھ کیا ہے، ہم نے صرف تھوڑا سا ارادہ کیا ہے کوشش کی ہے توفیق اس ربّ کی طرف سے ہمیشہ ہے یہ الگ سے خیر کثیر میں سے اور احسانات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی اور منہج سلف الصالحین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ نے جو بھی ہمیں خیر کثیر عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس کا شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتْوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (108: سورۃالکوثر کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio